سنہرے پنچھی
تنویر نقوی

از

سید تنویر نقوی

پبلشر

نرائن دت سہگل اینڈ سنز تاجران کتب

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بار اول

قیمت مجلد ۱۲ر

فہرس

(ملاپ پریس لاہور سٹریٹ پیسہ اخبار باہتمام ملک دل محمد پرنٹر چھپوا کر بلراج سہگل پبلشر نے شائع کیا)

انتساب

اُن سُندر نینوں کے نام

جن میں میرے "سُنہرے سپنے" بسے ہوئے ہیں

تنویر

دیباچہ

از ہیرا ادیب بی اے (آنرز) ایڈیٹر "داستان" لاہور

جس طرح غزل، نظم اور دوسری اصنافِ شاعری شاعر کے وجدانات کی ترجمانی کا حق ادا کرتی ہیں، اسی طرح گیت بھی ایک حساس روح کے محسوسات کے لئے ذریعۂ اظہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نظم وغیرہ کو ترنم کی ضرورت نہیں، لیکن گیت لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اُسے گایا جائے، ہم نظم کو گا کر پڑھیں تو یقیناً اس کے اثر میں اضافہ ہو سکتا ہے لیکن گیت کو گا کر نہ پڑھا جائے تو اُس کا اثر ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کی تعمیر میں ایک خاص صوتی توازن سب سے زیادہ ضروری اور اہم عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس خصوصیت کے بغیر گیت کے بول مترنم اصوات میں تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ صورت ہو تو لازماً آواز کو جا بجا

ناگوار جھٹکے پڑیں گے اور گیت فردوسِ گوش ہونے کی بجائے بے ترتیب بولوں کا ایک سمع خراش مجموعہ بن کر رہ جائے گا۔

گیت ہماری رُوح کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی ایک پکار ہے، شام کے دھندلکے میں بہتی ہوئی نرم رَوندی کی موسیقی کے مانند لطیف، اور بچے کے نازک نازک لبوں پر ناچتی ہوئی مسکراہٹ کی لہروں کی طرح معصوم۔ اِسلئے اپنے اظہار کے لئے بوجھل کثیف اور بھاری بھرکم الفاظ پسند نہیں کرتی، اُس کا حسن، اس کی اثر انگیزی اور اس کی لطافت صِرف اسی رنگ میں قائم رہ سکتی ہے جب اسے لطیف، ہلکے پھلکے اور پھولوں جیسے نازک لفظوں کے سپرد کیا جائے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جس گیت کو ہم زیادہ پسند کرتے ہیں، وُہ چھوٹے چھوٹے، ننھے ننھے اور پیارے پیارے لفظوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

پیا بن ناگن کالی رات!

یہ بول کتنا میٹھا ہے اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ اس کے لفظ بہت

میٹھے اور لطیف ہیں۔

ریڈیو کے مقبول ہونے سے پیشتر گیت یا تو فلموں میں گائے جاتے تھے۔ یا ریکارڈوں میں، مگر ریڈیو کی وجہ سے اب گیت نے خاصی مقبولیت حاصل کر لی ہے اور اردو کے بیشتر شعرا بھی اسی طرف متوجہ ہیں، میری نگاہوں سے کئی ایسے دیوان گزرے ہیں جن میں ایک حصہ صرف گیتوں کے لئے وقف ہے۔ کئی حضرات تو شاعری کی تمام اصناف کو چھوڑ کر صرف اسی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ میرے عزیز ترین دوست سید تنویر نقوی بھی ان ہی میں شمار ہوتے ہیں، آج ان کے لاجواب گیتوں کا پہلا مجموعہ "سنہرے سپنے" کے نام سے پیش ہو رہا ہے۔ بحیثیت ایک دوست کے میں خوش ہوں کہ ان کی کاوشیں کامیاب ہوئی ہیں اور بحیثیت ایک مداح کے میری مسرت اور بڑھ گئی ہے، میں نے یہ گیت ریکارڈوں میں، ریڈیو پر اور احباب کی محفلوں میں اکثر سنے اور ہر جگہ متاثر ہوا، تنویر جو کچھ لکھتا ہے وہ کسی کو دیکھ کر، کسی سے سن کر، یا کہیں سے کچھ پڑھ کر نہیں لکھتا۔ اس کے گیت اس کے دل کی پکار ہیں۔ اور جو چیز دل سے

نکلے، وُہ اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یہ گیت ایک حساس دِل سے نکلے ہیں اسلئے دُوسروں کے دلوں ہی میں جگہ حاصل کر سکتے ہیں، اُن کے گیت کی سب سے بڑی خوبی اس کی مٹھاس ہے۔ آپ کسی گیت کو لیجیئے، اس کے میٹھے میٹھے بول دل میں چٹکیاں لینے لگتے ہیں، اور دوسری خوبی اُن کا بلند تخیل ہے، گیتوں میں جہاں تک میرے مطالعہ کا تعلق ہے۔ صرف چند چیزوں کو ہی لیا گیا ہے، مثلاً جدائی، برسات، ساون اور کوئل وغیرہ، مگر تنویر کے یہاں مختلف رنگ موجود ہیں، وُہ بھی جدائی کا راگ الاپتے ہیں مگر اس راگ میں جہاں دُکھی دِل کی کراہیں ہیں وہاں خیال کی بلند پروازی بھی ہے، جہاں ساون ہے، وہاں خزاں زدہ ٹہنیوں سے زرد پتے بھی جھڑتے ہیں اَور کوئل کی دَردناک کوک میں پائل کی جھنکار بھی سنائی دیتی ہے دیکھئے ساون :-

ساون آیا ہر شے نے اب رُوپ کیا گجرائی !

پیچھا کرتے دھوپ پہ آخر چھا ہی گئی پرچھائی

گہرے ہوگئے دھانی پتے ، کلی کلی مسکائی !

دُور کسی مخمور گڈریے نے چھیڑی شہنائی!

تم بھی اپنے نغموں سے اب میرا من گرماؤ

آؤ پیتم پیارے آؤ، برہن کو سمجھاؤ

برسات کا نقشہ یوں کھینچا ہے:۔

تھم گئی بوندا باندی ڈالے قوس قزح نے جھولے

پات ہوئے آپے سے باہر پھول خوشی سے پھولے

ساجن اپنے من پر میرا رہا نہیں ادھیکار

آؤ پران ادھار

اَور اِسی طرح ایک "بھولا بسرا گیت" سینئے:۔

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

جسکی لَے میں سوئے ہوئے تھے میرے من کے راگ

طوفان اُٹھا جیون ساگر میں پھیلا دُکھ کا جھاگ

دُکھ کی لہروں نے اُٹھ اُٹھ کر سُکھ اور چین بہایا

صبح کا تارا خنک سی ٹہنی کے پیچھے مُسکائے!

کروٹ لے کر یاد پیا کی رہ رہ کر تڑپائے !!!

مَن سے دُکھ کی بدلی اُٹھی نینن مینہ برسایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا!

تنویر کے گیت ہندوستان کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں سے نشر ہو کر ملک کے

گوشے گوشے میں مقبول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کئی تو ہندی کے علاوہ مرہٹی اور

گجراتی میں بھی ترجمہ ہو چکے ہیں، دو تین فلموں میں بھی آ چکے ہیں۔

میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ تنویر اپنے رنگ کے واحد گیت لکھنے والے

ہیں۔ مگر یہ ضرور کہوں گا۔ کہ یہ اُن شاعروں میں شمار ہوتے ہیں جن کی شاعرانہ

جدت ہر خاص و عام سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔

میں دِلی مسرت کے ساتھ اپنے عزیز ترین دوست کی دماغی کاوشوں کو

کتابی صورت میں پبلک سے روشناس کراتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ پبلک اِس کی کماحقہٗ قدر کرے گی۔

میرزا ادیب

پیش لفظ

مَیں فطرتاً بہت حساس ہُوں، جو کچھ دیکھتا ہوں ممکن ہے دوسروں کے لئے وُہ روزمرّہ کا واقعہ ہو مگر مجھ پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اپنے آتشیں احساسات کو مدت تک سینے کی گہرائیوں میں چھپائے رکھا، میرے آنسو میری خلوتوں ہی سے آشنا رہے۔ میری آہیں رات کی تاریکیوں ہی میں دفن ہوتی رہیں اَور میرے نالے صبح کے دھندلکوں کے دامنوں ہی میں دم توڑتے رہے، مگر بیتابیٔ دل نے اپنے سرمایہ حیات کو اپنے تک محدود رکھنے کے خلاف بغاوت کی اَور اس کا نتیجہ جو کچھ ہے آپ کے سامنے ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی کسی سے متاثر ہو کر کچھ کہا ہو۔ جو کچھ لکھا ہے وہ احساس کی پوری شدت کے ساتھ محسوس کر کے لکھا ہے پرانی ڈگر پر بھی چلا ہوں اَور نئی راہ پیدا کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ میں کہاں تک کامیاب

ہوا ہوں، اس کا فیصلہ ملک کے وہ دل اور دماغ لگا سکتے ہیں جو ادبی سکوں کے لئے

ٹکسال کا کام دیتے ہیں، مجھے یہاں اپنے عزیز ترین دوست میرزا ادیب بی، اے

آنرز ایڈیٹر "داستان" کا شکریہ ادا کرنا ہے جنکی پیہم سرگرمیوں نے میری بکھری

ہوئی داستان کی شیرازہ بندی کی اور آج "سنہرے سپنے" بن کر آپ کے سامنے ہے،

اپنے بھائی آہنگ نقوی صاحب کا ممنون ہوں۔ کہ کتاب کی ترتیب میں انہوں

نے پوری پوری مدد کی۔ اور فقیر سید صلاح الدین کا بھی شرمندہ احسان ہوں کہ انہوں

نے میرے گیتوں کے لئے نئی نئی طرزیں ایجاد کیں۔ جو مختلف ریڈیو سٹیشنوں سے نشر

ہو کر بہت مقبول ہوئیں۔

اپنے والد صاحب کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں کہ ان کی پدرانہ شفقتوں سے

لبریز تربیتوں نے میرے دل و دماغ کو روشن اور منوّر کیا اور مجھے اس قابل بنایا کہ

ادبی دنیا کی کچھ خدمت کر سکوں۔ آخر میں اُس "ممتاز" ہستی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں

جس نے میری زندگی کو افسانہ بنا دیا ہے۔

"تنویر نقوی"

پنچھی

اُڑ جا پی کے دیس رے پنچھی
اُڑ جا پی کے دیس

بھول گئی ہیں پریم کی گھاتیں
میٹھے سپنے، مدھ بھری راتیں
من میں ڈوبنے والی باتیں
جگ نے بدلا بھیس رے پنچھی

اُڑ جا پی کے دیس رے پنچھی
اُڑ جا پی کے دیس

مَن مندر کو چھوڑ گئے ہیں
پریم کے ناتے توڑ گئے ہیں
دکھ سے رشتے جوڑ گئے ہیں
جائے بسے پردیس رے پنچھی

اُڑ جا پی کے دیس رے پنچھی

اُڑ جا پی کے دیس

راگ نہیں، برسات نہیں ہے
دِن وُہ نہیں، وُہ رات نہیں ہے
پہلی سی وُہ بات نہیں ہے
دیس بھی ہے پردیس رے پنچھی

اُڑ جا پی کے دیس رے پنچھی
اڑ جا پی کے دیس

تجھ بن پریتم چین نہ آئے
پریم کا دِیپک بُجھتا جائے
یاد پیا کی مَن کلپائے
لے جا یہ سندیش رے پنچھی

اُڑ جا پی کے دیس رے پنچھی
اڑ جا پی کے دیس۔

سکھی سے

آؤ سکھی اِک بات سناؤں:
اپنے دِل کا بھید بتاؤں

دُنیا تیرا بھید نہ پایا | دِن کو دھوپ ہے، رات کو سایا
کہتے کچھ ہیں، کرتے کچھ ہیں | لو بھی بندے لو بھی کایا

آؤ سکھی اِک بات سناؤں:
اپنے دل کا بھید بتاؤں

مَن تیری آواز کہاں ہے | فطرت کا وہ ساز کہاں ہے
ہِردے کے پَر ٹوٹ چکے ہیں | انساں کی پرواز کہاں ہے

آؤ سکھی اک بات سناؤں

اپنے دل کا بھید بتاؤں

دُکھ ساگر میں بہتا ہوں میں جو پڑتا ہے سہتا ہوں میں
شاعر ہوں میں من کی باتیں چپکے چپکے کہتا ہوں میں!

آؤ سکھی اِک بات سناؤں
اپنے دِل کا بھید بتاؤں

اِس جگ سے منہ موڑیں آؤ پریم سے رشتے جوڑیں آؤ!
ہم تم مل کر اس دُنیا کے جھوٹے بندھن توڑیں آؤ

آؤ سکھی اک بات سناؤں
اپنے دِل کا بھید بتاؤں

تجھ بن

تجھ بن میرا جیون پھیکا

کلیاں ہنس ہنس کر شرمائیں — تم بن نیناں بھر بھر آئیں
سندر تارے چمک چمک کر — آنکھوں آنکھوں میں سمجھائیں

تم بن میرا جیون پھیکا

ڈوب چلی ہیں سب آشائیں — بند ہوئیں امید کی راہیں
کون ہے جگ میں سننے والا — کس کو من کا گیت سنائیں

تم بن میرا جیون پھیکا

من کی نیا ڈگمگ ڈولے — جیون لیتا ہے ہچکولے
اس مورکھ سنسار میں پریتم — دل کی خبریا کون ہے جو لے

تم بن میرا جیون پھیکا

کالے کالے بادل آئیں؛ جھک کر پھیلیں، گھر کر چھائیں
رِم جھم رِم جھم مینہا برسے دادر کیت نا شور مچائیں!

تم بن میرا جیون پھیکا
تم بن میرا جیون پھیکا

رام کہانی

وہ راتیں کیا بھول گئے ہو جنم مرن کے ساتھی

جنم جنم کے پھول چنے اور گوندھ کے لائی مالا

کتنے پریم سے اِن پھولوں کو تیرے گلے میں ڈالا

یہ وہ سپنا تھا جو اب تک دو نینن میں پالا

تم روئے تو اور بھی بھڑکی من میں پریم جوالا
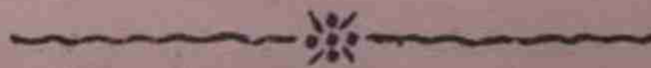
دُکھ کی بدلی سے چھائے ہیں چاروں اور اندھیرے

سُپنے جاگے نینن میں پر بھاگ نہ جاگے میرے

ہولے ہولے سرک گئے ہیں اجیالوں میں اندھیرے

کس نے جیون پنچھی کارن دُکھ کے جال بکھیرے

تاروں کی چھاؤں میں بن مہکائے رات کی رانی
ہارسنگھار کی بیلیں چوئیں لچک لچک کر پانی
دنیا کے ذرہ ذرہ سے پھوٹ پڑی ہے جوانی
آؤ سناؤں پریتم تم کو اپنی رام کہانی!

راوی کے اُس پار کبھی ہم چپکے چپکے ملتے تھے
جیون کے امرت جل میں دو پھول کنول کے کھلتے تھے
پچھلی باتیں چھیڑ کے ہم تم زخم دلوں کے چھیلتے تھے
سازِ دل کے تار ہیں جتنے ایک ہی لے سے ہلتے تھے

تم کو یاد نہیں ہم پہلے باتیں کرتے ڈرتے تھے

اور کبھی گر کرتے تھے تو چپکے چپکے کرتے تھے

چوری چوری دیکھتے تھے اور ہولے آہیں بھرتے تھے

اب مرنے کو جیتے ہیں، اور جب جینے کو مرتے تھے

جن راتوں میں تو نے اپنے پریم کا سورگ دکھایا تھا

جن راتوں میں تو نے پریتم مجھ کو مجھ سے چھڑایا تھا

ہنسکر خوب ہنسایا تھا اور رو کر خوب رُلایا تھا!

بچپن کے خوابوں سے آکر جن راتوں میں جگایا تھا

اُن راتوں کو بھول گئے ہو جنم مرن کے ساتھی

پرارتھنا

آؤ، پیتم پیارے آؤ برہن کو سمجھاؤ!

نام تِرا جب آئے گھر میں نیناں بھر بھر آئیں

ایسی چپ سے میری سکھیاں بھی مجھ سے گھبرائیں

تم لوٹو گے دیکھیں کب تک امیدیں بر آئیں:

کارے بادل برس برس کر اَور بھی آگ لگائیں

اُجڑ گئی ہے من کی بستی، سونا دیس بساؤ

آؤ پیتم پیارے آؤ، برہن کو سمجھاؤ

من میں چوٹ سی پڑتی ہے جب بھوے سے مُسکاؤں

اس مورکھ دیوانے دِل کو مَیں کیسے سمجھاؤں

کیا لگی بھئی رُوٹھ کے تم سے اب بیٹھی پچھتاؤں

اس جینے سے مَیں دُکھیاری اچھا ہے مر جاؤں

کرپا کر کے سُندر مکھ کا آؤ درس دکھاؤ

آؤ پیتم پیارے آؤ برہن کو سمجھاؤ

تم پردیس گئے ہو مجھ کو برہا اگن جلائے

ماس سریر کا چنتا ناگن دھیرے دھیرے کھائے

اس پاپی سنسار سے اب تو مُورکھ مَن گھبرائے

توڑ کے پنجرہ جیون پنچھی چاہے ہے اُڑ جائے

دم توڑے ہے جیون دیپک رو اگن سلگاؤ

آؤ پیتم پیارے آؤ برہن کو سمجھاؤ

ساون آیا ہر شے نے اب رُوپ کیا کجرائی :

پیچھا کرتے دھوپ پہ آخر چھا ہی گئی پرچھائی

گہرے ہو گئے دھانی پتّے، کلی کلی مسکائی،

دُور کہیں مخمور گڈریئے نے چھیڑی شہنائی

تم بھی اپنے نغموں سے اب میرا من گرماؤ

آؤ پیتم پیارے آؤ، برہن کو سمجھاؤ

جل میں کنول کھلا ہے جس پر اک بھنورا للچائے

آئے، چکر کاٹے، بیٹھے، اُڑ کر شور مچائے

کنول کا پتہ پتہ تڑپے، پون چلے مُسکائے

ان کی پریم کہانی سن کر میرا مَن گھبرائے

اس مورکھ سنسار کا ساجن مجھکو راز بتاؤ

آؤ پیتم پیارے آؤ، برہن کو سمجھاؤ

برہن کا گیت

اِن اشکوں سے کبتک میں نینن کی پیاس بجھاؤں
نِسدن، سانجھ، سویرے ساجن، تجھو درشن کو آؤں
نِرمل جل سے نینن کی میں تیرے چرن دھلاؤں
اس مندر میں رو رو کر اشکوں کے پھول چڑھاؤں
میں دکھیارن، پریت پجارن، بیٹھی نیر بہاؤں
یہ کوئی جینا ہے میں کبتک جی جی کر مرجاؤں
اِن اشکوں سے کبتک میں نینن کی پیاس بجھاؤں

ٹھنڈی ٹھنڈی پَون چلت ہے بیت گئی برسات
آنگن میں اک پیڑ کھڑا ہے سوکھے جسکے پات

پھُوٹ پڑی ہے جیسے دُکھ کے جیون کی پربھات
تم بن کون سُنے گا پریتم میرے مَن کی بات

ہردے کے تاروں پہ آہ، من کا گیت سناؤں
اِن اشکوں سے کیتک میں نینن کی پیاس بجھاؤں

ہولی آئی سب نرناری مِل کر گیت سنائیں
کِتنی بیٹھی جھولا جھولیں، کِتنی کھڑی جھلائیں
تن کر اٹھیں، لچک کے بیٹھیں، جوبن پر اترائیں
ناچیں، گائیں، بھر پچکاری، رنگ کا مینہ برسائیں
میں دکھیاری چُپکے چُپکے، بیٹھی نیر بہاؤں!
اِن اشکوں سے کیتک میں نینن کی پیاس بجھاؤں

پردیسی کی پریت ہی جھوٹی سکھیاں بولیاں ماریں
طعنے سن کر لرز اُٹھی ہیں ہردے کی سب تاریں

دکھ کے ہاتھوں اُجڑ گئی ہیں جوبن روپ بہاریں

ہاتھ بڑھاؤ، آؤ، سر سے دُکھ کا بوجھ اُتاریں

میرا بس ہو تو ایسے جیون کو آگ لگاؤں!

اِن اشکوں سے کبتک میں نین کی پیاس بجھاؤں

دیکھو تو پورب سے بدلی، مینہ برساتی آئی

اب کیا ہوگا؟ اَبتک تو من کو بہلاتی آئی

میں دکھیاری بیاکل ہردے کو سمجھاتی آئی!

تیری اِکشا بھی ہر آنسو پہ مسکاتی آئی!

ساون آیا تم ہی بولو، مَن کو کیا سمجھاؤں!

اِن اشکوں سے کبتک میں نین کی پیاس بجھاؤں

دُکھ کی رَین نہ بیتے ساجن آجا دَرس دِکھا جا

دیس ہے سُونا تجھ بن آجا، اے پردیسی آجا

جیون رُوٹھ چلا ہے مُجھ سے بگڑی بات بنا جا

من مندر کا دیو بھی تو، اور پریم نگر کا راجا

تجھ بن کون ہے کس کو پریتم من کا بھید بتاؤں

اِن اشکوں سے کبتک میں نینن کی پیاس بجھاؤں

داسن آئی پریم دوارے پٹ مندر کے کھولو!

پریم پجارن موتی لائی، یہ دامن میں تولو

کب سے کھڑی ہوں اِن چرنن میں کچھ تو مُنہ سے بولو!

تم نے کچھ نہ سُنی جاتی ہوں اب جو بھی ہو سو ہو

ایسا کون سا پاپ کیا ہے کیوں من کے ناز اٹھاؤں

اِن اشکوں سے کبتک میں نینن کی پیاس بجھاؤں

پپیہے سے

٭

پی کی. بولی. بول پپیہا

پی، کی بولی بول

درد اُٹھے ہے ہلکے ہلکے! پھر نینن کے ساغر چھلکے

اشک نہیں ہیں مجھ بیکل کے موتی ہیں انمول پپیہا

پی کی بولی بول پپیہا

پی کی بولی. بول

میرا جیون جوت جگا دے پھر وہ پہلا گیت سنا دے

اپنی میٹھی لے سے جس نے زخم دیئے سب کھول پپیہا

پی کی. بولی. بول پپیہا

پی کی بولی بول

آؤ مل کر گائیں دونوں   پریم کے گیت سنائیں دونوں

میرے دُکھ کا حصّہ لے کر   اَمرت کا رَس گھول پپیہا

پی کی بولی بول پپیہا

پی کی بولی بول

پردیسی سے پریت نہ کرنا   رمتے یوگی میت نہ کرنا

ہیرے موتی رول رہا ہوں   میری باتیں تول پپیہا

پی کی بولی بول پپیہا

پی کی بولی بول

شکایت

پیتم رُوٹھ گئے ہیں سکھی ری

پیتم رُوٹھ گئے ہیں سکھی ری

شانت کے سپنے چھُوٹ گئے ہیں　　مَن کے چھالے پھُوٹ گئے ہیں

پریم کے ناتے ٹُوٹ گئے ہیں　　سکھ جیون کا لوٹ گئے ہیں

پیتم روٹھ گئے ہیں سکھی ری

پیتم رُوٹھ گئے ہیں.....

پیتم کے سنگ رات سُہانی　　روگ لگانے، آئی جوانی

بھول گئی ہے رام کہانی　　شانت کے سپنے چھوٹ گئے ہیں

پیتم روٹھ گئے ہیں سکھی ری

پلیتم رُوٹھ گئے ہیں .....

آمب پہ کوئل، شور مچائے
اب کے بسنت میں شیام نہ آئے
نینن دُکھ کے نیر بہائے
سکھ جیون کا لُوٹ گئے ہیں
پلیتم رُوٹھ گئے ہیں سکھی ری
پلیتم روٹھ گئے ہیں .....

بپیتا

سکھی رِی بیت گئی برسات

سکھی رِی بیت گئی برسات

ایک سپن تھی رام کہانی
روگ لگانے آئی جوانی
ہائے ہم نے کی من مانی
جیون پڑ گیا مات

سکھی ری بیت گئی برسات

کہاں گئیں وہ پریم کی گھاتیں
سیدھی سی، پر گہری باتیں
اپنے دن اور اپنی راتیں
گزر گئے اے ہات!

سکھی ری بیت گئی برسات

سکھی ری بیت گئی برسات

جھرنوں میں کونجیں ہیں نہائیں بگلے بیٹھے پر کھجلائیں

کس سے پیتم من بہلائیں بھڑک اُٹھے جذبات!

سکھی رِی بیت گئی برسات

گھر سُونا ہے پڑ گئے جالے اُجڑی نگری آن بسالے!

لینی ہے ہمیا رسنبھالے موت نے باندھی گھات

سکھی ری بیت گئی برسات

کون ہے پریم کی بازی جیتا ختم ہوئی ہے من کی گیتا!

سُکھ آنند کا دن ہے بیتا چھائی دکھ کی رات!

سکھی ری بیت گئی برسات

سکھی ری بیت گئی برسات

آپ بیتی

من کی بات کہی نہ جائے

من کی بات کہی نہ جائے

من کا بھید کہوں کیا اُن سے! لب تک آکر، رہ جاتا ہے

اُن سے جو شِکوہ ہے مجھ کو اشکوں میں ہی بہ جاتا ہے

کون ہے مجھ کو جو سمجھائے

من کی بات کہی نہ جائے

کیونکر بولوں اُن سے سجنی کیسی گزریں میری راتیں

کتنا پھیکا ساون بیتا! کتنی سونی تھیں برساتیں

نینن دُکھ کے نیر بہائے

من کی بات کہی نہ جائے

اِک پل چین نہ پاؤں اُن بن یاد آتے ہیں جاگتے سوتے
دن بیتے ہے آہیں بھرتے رات کٹے ہے، روتے روتے

جینے سے اب جی گھبرائے
من کی بات کہی نہ جائے

یاد نہیں رہتی ہیں باتیں پریم میں ہوش بھی کھو دیتی ہوں
کہتی ہوں کہہ دوں گی سب کچھ جب آتے ہیں رو دیتی ہوں

دل کی دل ہی میں رہ جائے
من کی بات کہی نہ جائے!

پریم کا گیت

آؤ پریم کا گیت سناؤں

سب سے چھپ کر پیار کی باتیں — سکھ کے دن اور چین کی راتیں
آشا سے بھرپور جوانی — وہ ساون اور وہ برساتیں

کیسے تم کو یاد دلاؤں

آؤ پریم کا گیت سناؤں

پریم میں جینا بھی ہے مرنا — ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرنا
ہر اک بات سے غافل رہنا — بہکی بہکی باتیں کرنا

جیون کھو کر اب پچھتاؤں

آؤ پریم کا گیت سناؤں

ساون بدلی گھر کے چھائی　　پھیل گئی ہر سو کجرائی
من کی دنیا جاگ اٹھی ہے　　آشاؤں نے لی انگڑائی

تجھ بن پیتم چین نہ پاؤں
آؤ پریم کا گیت سناؤں

دور کہیں سے کوئل گائے　　میں کرتی ہوں ہائے ہائے!
ہر دم یہ چنتا ہے مجھ کو　　بھولے سے وہ بھول نہ جائے

کس کو من کا بھید بتاؤں
آؤ پریم کا گیت سناؤں

الٹی ہے تقدیر نہ پوچھو　　دکھ کی دارو گیر نہ پوچھو
پریم ہے دھوکا پیار ہے دھوکا　　یہ باتیں تنویر نہ پوچھو

چنتا سے کیوں من کلپاؤں
آؤ پریم کا گیت سناؤں

کلپن

پپیہا پیا بنا تڑپائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

رات کٹے ہے روتے جاگے
مجھ برہن کی آنکھ نہ لاگے
سپنے نینن سے ہیں بھاگے
کون مجھے سمجھائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

بجلی چمکے، رین اندھیری
من کی دنیا دکھ نے گھیری
میرا گیت ہے لے بھی میری
دور سے کوئی گائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

پچھلے شکوے دھو دیتی ہوں　　پریم میں ہوش بھی کھو دیتی ہوں

ہر اک بات پہ رو دیتی ہوں　　آشا ڈوبی جائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

پریتم پریم ہے ٹھنڈی جوالا　　سُندر جُوں مکڑی کا جالا

من کو کس مشکل میں ڈالا　　بیٹھی اب پچھتائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

پپیہا پیا بنا تڑپائے

چنتا

یہ چنتا کلپائے سکھی ری یہ چنتا کلپائے

چاروں اور ہے اُن بن سکھیو چھائی ایک اُداسی!

دُور بسے ہیں نینن سے کیوں ، میرے من کے باسی

اکشا ہے یہ رو کر چھو لوں چرنوں کو میں داسی

بیت گیا ہے جیون سارا ، شیام نہ اب تک آئے

یہ چنتا کلپائے سکھی ری یہ چنتا کلپائے

پریم ہے سورگ کا میٹھا سپنا سب سے سُنتی آئی

ایسے سپنے کے کارن کیوں میں دُکھیا للچائی

تم مُسکائے ، ایک تڑپ نے لی من میں انگڑائی

وہ مُسکانا آج تلک ہے مجھ برہن کو رُلائے

یہ چنتا کلپائے سکھی ری یہ چنتا کلپائے

دیکھ پجاری من مندر میں دُکھ کے پڑ گئے جالے

بجھ گئے سکھ کے دیپک سارے ڈوب گئے اُجیالے

آشا ارتھی لے گئے دُکھ اب تو بھی نیر بہالے

پریم چتا پر نراس کا یوگی بیٹھا دھونی رمائے

یہ چنتا کلپائے سکھی ری یہ چنتا کلپائے

دُکھ کا ساگر ٹوٹ گئے ہیں آشا کے پتوار !

جیون نیاّ بہتے بہتے آن پھنسی منجدھار

کون لگائے پار پیا بن ، کون لگائے پار

نیاّ کے سنگ دھیرے دھیرے آشا ڈوبی جائے

یہ چنتا کلپائے سکھی ری یہ چنتا کلپائے

یہ چنتا کلپائے سکھی ری یہ چنتا کلپائے

آشا

پریم سے ہم تم دونوں مل کر جیون سورگ بنائیں

چھائی ہیں گھنگھور گھٹائیں آئے بادل کالے!

فطرت نے رنگین سے جھولے قوسِ قزح کے ڈالے

ساون آیا مجھ دُکھیا کو جان کے پڑ گئے لالے

روگ برہ کا تجھ بن پریتم کون یہ سر سے ٹالے

بھولے بسرے سپنے آؤ پھر سے ہم دہرائیں

پریم سے ہم تم دونوں مل کر جیون سورگ بنائیں

سُندر کلی چٹک چٹک مدھرا ساغر چھلکاتی

جھوم جھوم کر، لچک لچک کر بھونرے کو بہکاتی

پگلے کے بھولے سے من میں پریم کی آگ لگاتی

سُندرتا سے جیت کی اپنی، بگیا میں اتراتی

آؤ اس سندر دھوکے کا، جگ کو راز بتائیں

پریم سے ہم تم دونوں مل کر جیون سورگ بنائیں

سانجھ ہوئی اور پنکھ پکھیرو گھر کو لوٹ کے آئے

کلیاں چٹکیں، پھول بنے، اور مہک مہک کملائے

چنتا کالی ناگن بن کر، من کو ڈستی جائے

دم توڑے ہے دیپک جیسے آشا بجھتی جائے

جیون روٹھ چلا ہے اسکی بنتی کریں منائیں

پریم سے ہم تم دونوں مل کر جیون سورگ بنائیں

پریم پجاری پران کو تج کر اپنے پی کو پائے

دیپک کی جب چنتا جلی پروانے سمٹے آئے

اپنے ننھے جیون پریم کی بھینٹ چڑھائے
پریت کی اگنی میں جل جل کر جیون جوت جگائے

اپنی ہی آہوں سے ہم بھی اپنی چِتا جلائیں
پریم سے ہم تم دونوں مل کر جیون سوَرگ بنائیں

جیون ہے اِک پنچھی ایسا پاپ پہ اُڑتا جاتا
اس کے پنکھ نرالے دونوں "آشا" اور "نراشا"

مورکھ من ہی رہبر اِس کا جو اس کو بہکاتا
اپنے دیس کا یہ پردیسی رستہ بھٹکا جاتا

پریم کی اِس سُندر نگری کا اس کو راہ بتائیں
پریم سے ہم تم دونوں مل کر جیون سوَرگ بنائیں

ساون کا راگ

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

پگلی کوئل آمب پہ بیٹھی کس کو گیت سنائے ہے؟

پریم ہے پاپ سکھی ری تو کیوں من کا بھید بتائے ہے!

اس سنسار کی ریت یہی جو پریم کرے پچھتائے ہے

کیوں جلتا آگ سے پاگل پریمی جیون دیپ جلائے ہے

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

امرت بوندیں پھولوں کو جو بن سندیسا لاتی ہیں

سندرتا کی دھیمی آنچیں ہردے کو گرماتی ہیں

سینے میں سانسیں اُٹھ اُٹھ کر جیون گیت سناتی ہیں
آشا جھوٹا روپ جگت کا کیوں اِس پہ للچائے ہے
آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

سُندر پھول کو چوم کے پگلا، اُڑ کر شور مچاتا ہے
کلین کلین سے مدھ پیتا، گاتا اُڑتا جاتا ہے
سوندھی سوندھی خوشبوؤں سے راگ کا نیر بہاتا ہے
بھنورے کے اِس پگلے پن پر، کلی کلی مسکائے ہے
آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

رُوکھی پھیکی باتیں اس کی جھوٹی سنسار کی پریتیں ہیں
اُلٹے جگ کے گورکھ دھندے اُلٹی اس کی ریتیں ہیں
یاں پر نیائے کی ہاریں ہیں اور انیائے کی جیتیں ہیں
سمجھ کے اس کی چالیں مُورکھ پھر بھی دھوکا کھائے ہے

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

پریم پجاری کو پتھر پر اپنے رام کا دھوکا ہے

رسینے کے بیر چھپانے کو جھوٹے پر نام کا دھوکا ہے

سنبھل سنبھل کر پاؤں اٹھانا یاں ہر گام کا دھوکا ہے

پریم کا میٹھا سپنا بن کر دھوکا جگ پر چھائے ہے

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے!

ساون رُت میں سکھیاں جھولیں گیت ملہار کے گائیں

مور، پپیہے، کوئل، شاما، مل کر شور مچائیں

تیتلیاں رنگین ہوائیں بن بن کر لہرائیں

پودے لچکے، سارس ڈولے، جھینگر شور مچائے ہے

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

ساون آیا آؤ ساجن بنھنیں دل کی چھوٹ گیئں
دُکھ کی اَیسی چلی ہوائیں آشا کلیاں ٹوٹ گیئں

روتے روتے نیر بہاتے روگی نیناں پھوٹ گیئں
دامن صبر کا اے ری سکھی اَب ہاتھ سے چھوٹا جائے ہے

آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے
آؤ پیا برسات منائیں ساون بیتا جائے ہے

———— ⁂ ————

مَن کی بَات

پیا کہدو مَن کی بَات

پیا کہدو من کی بَات

پریمی بھنورا ڈولے جھومے پھول پہ چکر کاٹے گھومے

کلی کلی کو بارے چومے پریم کہانی کردو بات

کہدو من کی بات

پیا کہدو من کی بات

میگھ برہ کے سر پہ چھائے آمب پہ کوئل شور مچائے!

پی نہ آئے پی نہ آئے بیت گئی سونی برسات

کہدو من کی بات

پپیا کہدو من کی بات

آؤ پپیا سنسار سجائیں　　جھولن کے سنگ تان اٹھائیں
بادل بن آکاش پہ چھائیں　　رم جھم آئے ہے برسات

کہدو من کی بات

پپیا کہدو من کی بات

داسن آئی پریم دوارے!　　من اجیالے! پران سہارے
ماند پڑے ہیں چاند ستارے　　دن ہونے کو آئی رات

کہدو من کی بات

پپیا کہدو من کی بات

نراس

شیام نہ ابتک آئے سکھی ری

آشا ڈوبی جائے

آؤ من مندر میں آؤ!! بھولے بسرے گیت سناؤ

میں روؤں اور تم مسکاؤ یہ چنتا کلپائے سکھی ری

شیام نہ ابتک آئے سکھی ری

آشا ڈوبی جائے

چپکے چپکے پیار کی باتیں ہلکی ہلکی سی برساتیں

ساون کی وہ بھیگی راتیں پریتم بھول نہ جائے سکھی ری

شیام نہ ابتک آئے سکھی ری

آشا ڈوبی جائے

کنول سکھی جل میں مسکائے
سارس جوبن پر اِٹھلائے
سُندر رتا ہے رمنی کایا
جائے پھر نہ آئے سکھی ری
شیام نہ اب تک آئے سکھی ری
آشا ڈوبی جائے

دُنیا ہے یہ آنی جانی
جیون جیسے بہتا پانی!
جوبن پھول کی رام کہانی
کلی کھلے مرجھائے سکھی ری
شیام نہ اب تک آئے سکھی ری
آشا ڈوبی جائے

بھولا بسرا گیت

تم نے کیوں وُہ گیت سُنایا

تم نے کیوں وُہ گیت سُنایا

جس کی لے میں سوئے ہوئے تھے میرے من کے راگ

طوفان اُٹھے جیون ساگر میں پھیلا دُکھ کا جھاگ

دُکھ کی لہروں نے اُٹھ اُٹھ کر سکھ اور چین بہایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا؟

سپنے چھوڑ گئے نینوں کو چھایا ایک اندھیرا

ایک بھیانک چنتا نے ہے میرے من کو گھیرا

پھُوٹے ایسے بھاگ کہ جس نے ایسا دن دِکھلایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

بادل کے گھیرے سے نکلی چندرماں کی نیّا
دھیرے دھیرے چلتی جائے کوئی نہیں ہے کھوّیا
تاروں نے چمکیلا سا آکاش پہ جال بچھایا!

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

تیر رہی تھی شانت کے لہروں پہ جیون کی نیّا
تم ہی تھے پتوار بھی ، اور تم ہی ناؤ کھوّیا
دکھ کی ایسی چلی ہوائیں بھنور میں آن پھنسایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

صبح سویرے پوَن نے پھولوں کے تلوے سہلائے
جاگے نیند کے ماتے جب شبنم نے منہ دُھلائے
کلی کلی کو دے کر چھینٹیں اوس نے آن جگایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

پھُول کھِلے تھے ڈالی ڈالی سندر رنگ رنگیلے

دھانی، سُرخ، گلابی، کالے، اودے، نیلے، پیلے

ایک کنول تھا آشا کا سو وہ بھی اب کملایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

صبح کا تارا خشک سی ٹہنی کے پیچھے مسکائے

کروٹ لے کر، یاد پیا کی رہ رہ کر تڑپائے

مَن سے دُکھ کی بدلی اٹھی نینن مینہ برسایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

تم نے کیوں وُہ گیت سنایا

بِرہ اگن

پیا بِن، سونی ہے برسات

دیکھو تاروں نے آکاش پہ سُندر جال بچھایا
چندرماں کی نیاّ ڈوبی چھایا ایک اندھیرا
بیت گیا آنند کا دن اور آئی دکھ کی رات

پیا بن سونی ہے برسات

سیدھی سادھی آشاؤں کا بیت گیا ہے سویرا
مَن نگری پر دُکھ کی سینا نے ہے ڈالا ڈیرا
دیکھیں کب دیکھینگے سکھ کے جیون کی پربھات

پیا بن سونی ہے برسات

سندر ٹیلوں سے ٹکرا کر گیت سنائیں جھرنے
اپنے اپنے گاگرے کر سکھیاں آئیں بھرنے
اُن کے میٹھے نغمے سن کر بھڑک اٹھے جذبات
پیا بن سونی ہے برسات

پگلے بھولے بھالے بھنورے پھولوں پر اترائیں
منہ چومیں سُندر کلیوں کا من کا بھید بتائیں
تم آؤ تو میں بھی کہہ دوں اپنے من کی بات
پیا بن سونی ہے برسات

پریم کا امرت ساگر دیکھا، میں دُکھیا للچائی!
"اپنے من کا گاگر لے کر جل بھرنے کو آئی"
چھوٹ کے اپنے ہی ہاتھوں سے ٹوٹ گیا ہیہات
پیا بن سونی ہے برسات!

تم.....

من مندر کی سُندر مورت پریم نگر کی رانی

تم رانی ہو رانی

دو بھنورے ہیں نیناں تیرے الہڑ مست شرابی!

سُندر مکھڑا بھولا بھالا، نکھرا رنگ گلابی!

چندرماں بھی دیکھ جسے ہو شرم سے پانی پانی

من مندر کی سُندر مورت، پریم نگر کی رانی

تم رانی ہو رانی

اِن نینن میں بکھر گئے ہیں سورگ کے ہلکے سائے

بھولے بھالے میٹھے سپنے پھرتے ہیں گھبرائے

اِن نینن میں نقش ہوئی ہے میری پریم کہانی
من مندر کی سندر مورت، پریم نگر کی رانی

تم رانی ہو رانی

اَپنے میٹھے ہونٹوں سے تم امرت رس ٹپکاؤ!!
جھوم اُٹھے سنسار سجنوا ایسا گیت سُناؤ

تیرے میٹھے بول سجینا ہیں آکاش کی بانی
من مندر کی سُندر مُورت پریم نگر کی رانی

تم رانی ہو
رانی
تم رانی ہو رانی

پیار کی باتیں

تم بھی آجاؤ سجنوا پریم کی باتیں کریں

تم بھی آجاؤ سجنوا پریم کی باتیں کریں

تم نہیں برسات کا موسم ستائے کیا کروں ؟

دُور سے کوئل کسی کونے میں گائے کیا کروں ؟

درحقیقت آؤ برساتوں کو برساتیں کریں

تم بھی آجاؤ سجنوا پریم کی باتیں کریں

رات گزرے وہ ہماری سرد آہیں کیا ہوئیں

جو حمائل تھیں مری گردن میں باہیں کیا ہوئیں

آؤ اُس بیتے ہوئے جیون کی پھر باتیں کریں

تم بھی آجاؤ سجنوا پریم کی باتیں کریں

پار ندی کے کہیں پیپل کی ٹھنڈی چھاؤں میں

ہاں اسی طرح سے کوئی اجنبی سے گاؤں میں

چھپ کے اپنوں سے کبھی لمبی ملاقاتیں کریں

تم بھی آجاؤ سجنوا پریم کی باتیں کریں

رات کا عالم ہے، تنہائی ہے لیکن تو نہیں!

چاند کی کرنوں میں رعنائی ہے لیکن تو نہیں!

چاندنی راتوں کو آؤ چاندنی راتیں کریں

تم بھی آجاؤ سجنوا پریم کی باتیں کریں

برسات کا گیت

آؤ پران آدھار!

آؤ پران آدھار!

پھول کھلے کرنے کے پیتم۔ کاری بدلی چھائی

گلشن میں، آنگن میں، بن میں پھیل گئی گجرائی

جھوم جھوم کر ڈالی ڈالی گاتی ہے ملہار

آؤ پران آدھار

ہرے ہرے پیڑوں پر بیٹھے، کوتے کرت کلیلیں

بادل سورج کی کرنوں سے مل کر ہولی کھیلیں

الیشر جانے تم کیوں یاد آتے ہو بار مبار

آؤ پران آدھار

تھم گئی بُوندا باندی ڈالے قوسِ قزح نے جھُولے

پات ہوئے آپے سے باہر، پھول خوشی سے پھُولے

ساجن اپنے مَن پر میرا رہا نہیں ادھیکار

آؤ پران آدھار

ناچ رہی ہیں مل کر سکھیاں، گونج اٹھا ہے بن:

چھوم چھنانا نا، چھوم چھنانا نا، چھوم چھنانا چھن

مادھر اور گھمبیر ہے کتنی پائل کی جھنکار

آؤ پران آدھار

آؤ پران آدھار

برہ کی رات

کب بیتے گی دُکھ کی رَین

کب بیتے گی دُکھ کی رَین

دُور بہت ہی دُور سے وُہ ننھا سا تارا چھُوٹا

ایک سہارا برہ کی راتوں کا تھا سو اب ٹُوٹا

نہیں ہے میرے مَن کو چَین

کب بیتے گی دُکھ کی رَین

تم آئے سپنے میں ساجن میں گھبرا کر جاگی

آنکھیں میچیں، کروٹ بدلے کتنی آنکھ نہ لاگی

چھم چھم برست ہیں دو نین

کب بیتے گی دُکھ کی رَین

آکاش پہ رات کی دیوی نے تاروں کے موتی رولے
ایک ہی لے سے جانے کہاں سے چھپکر جھینگر بولے
آؤ سناؤں من کے بَین!
کب بیتے گی دُکھ کی رَین

کانپ رہے ہیں ننھے تارے میرے من کے ساتھ
تڑپ رہی ہوں میں دکھیاری اب تو آؤ ناتھ
میری دُنیا ہے بے چین
کب بیتے گی دُکھ کی رَین

مَن کا روگ

اُن بن رہا نہ جائے سکھی ری، اُن بن رہا نہ جائے!

اب کے ساون میں آنے کا اُن نے وچن دیا تھا
تارِ اشک سے ہم نے ابتک من کا چاک سیا تھا
میری آشا اے ری سکھی بجھتا سا ایک دیا تھا

ایک برس ہونے کو آیا، شیام نہ ابتک آئے
اُن بن رہا نہ جائے سکھی ری اُن بن رہا نہ جائے

سانس رُکا سینے میں جب میں بے بھوسے مسکائی:
روتے روتے پھیل گئی ہے کاجل کی گجرائی
ایسا جینا بھی جینا ہے، میں دُکھیا گھبرائی

باتیں کرتے کرتے اب آواز مری بھترائے
اُن بن رہا نہ جائے سکھی ری ان بن رہا نہ جائے

مَوت ہے میرے کارن جینا اتنے ہیں افکار
لاکھ بھُلایا پھر بھی وہ یاد آئے بار ہبار
غیر یہ کیا اپنے پر میرا رہا نہیں ادھیکار
کوئی یہ سمجھائے مُجھ کو، کَون مجھے سمجھائے؟
اُن بن رہا نہ جائے سکھی ری ان بن رہا نہ جائے

آؤ پریتم پیارے آؤ سُن لو جی کے بَین!!
بیت گیا ہے دن تڑپن کا آئی دکھ کی رَین
نبضیں رُک رُک سی جاتی ہیں چھلک پڑے ہیں نین
ڈول رہی ہے من کی نیا اور آنسو بھر آئے
اُن بن رہا نہ جائے سکھی ری ان بن رہا نہ جائے

جیون

سُن لے میرے میٹھے بول

سُن لے میرے میٹھے بول

سانسیں ہیں لہریں ساگر کی، آئیں شور مچائیں جائیں

دُکھ ہے اس ساگر کا کنارا، جس سے آ آ کر ٹکرائیں

گیت مرے موتی انمول

سن لے میرے میٹھے بول

جیون ہے اک سُندر مُرلی، چھیڑ اسے اور راگ سُنا

مورکھ دیپک پنچھی ہے تو، آپ اپنے کو آگ لگا

میٹھے راگ سنا رس گھول

سُن رے میرے میٹھے بول

چار دِن کی ہے کایا تیری، کیوں اس پر اتنا اِترائے
جیون کلی کی رام کہانی، چٹکے، مہکے اور کُملائے
یہ ہیں تیرے گیت کے بول
سُن رے میرے میٹھے بول

غور سے سُن تنویر کی باتیں، جاگ اٹھینگے بھاگ تمہارے
نس نس میں بس جائیں گے وہ، بند کر نین کے دوارے
من مندر کے پٹ کھول!
سن رے میرے میٹھے بول

———÷———
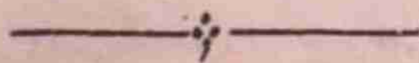
اُداسی

تجھ بن رہوں اُداس

تڑپ تڑپ بیتیں دِن راتیں من کو اب سنتوش نہیں ہے

وِش ہے مجھ کو امرت مدھرا، ہوش کو اَپنا ہوش نہیں ہے

آس ہوئی ہے نراس

تجھ بن رہوں اُداس

برہ کی راتیں بہت ستائیں، مر کر جیتی ہوں دکھیاری

بھول ہوئی تھی اب سمجھی ہوں، مجھ برہن کو اے گردھاری

پیت نہیں ہے راس

تجھ بن رہوں اُداس

ایسا جینا بھی جینا ہے، آہیں بھرنا آنسو پینا
آپ اپنے سے بیر ہے مجھ کو، مشکل ہے اب میرا جینا

جیون ہے وشواس

تجھ بن رہوں اُداس

سُوکھ گئے ہیں یوں دو نیناں، جیسے مینہ سے بادل خالی
اُجڑ گئی ہے مَن کی نگری، بگیا جیسے ہو بن مالی

پھول ہوں ہیں بن باس

تجھ بن رہوں اداس

تنویر